O

UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER | | | | | |

CANDIDATE NUMBER | | | | |

SECOND LANGUAGE URDU **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension **May/June 2013**

1 hour 45 minutes

Candidates answer on the Question Paper.

No additional materials are required.

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

Write your answers in the spaces provided on the question paper.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.
DO **NOT** WRITE IN ANY BARCODES.

Answer **all** questions.
Write your answers in Urdu.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

اپنے تمام جوابات اِسی پرچے پر سوالوں کے نیچے لکھیں۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔

سٹیپلز، گوند، ہائی لائٹرز، ٹپ ایکس، پیپر کلپس کا استعمال منع ہے۔

بار کوڈ پر کچھ نہ لکھیے۔

ہر سوال کا جواب دیں۔

اپنے جوابات اردو میں تحریر کریں۔

زائد شیٹ استعمال کرنے پر انہیں پرچے کے ساتھ نتھی کر دیں۔

اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]

This document consists of **10** printed pages and **2** blank pages.

DC (AC/TL) 64497/3
© UCLES 2013

UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE
International Examinations

[Turn over

BLANK PAGE

PART 1: Language Usage

Vocabulary

For Examiner's Use

نیچے دیئے گئے محاوروں سے اردو میں مکمل جملے بنائیں، اِس طرح کہ ان کے معنی واضح ہوجائیں۔

1 تیخ پا ہونا۔

[1]

2 گُل چھرّے اُڑانا۔

[1]

3 زہر اُگلنا۔

[1]

4 چار چاند لگنا۔

[1]

5 بھانڈا پھوڑنا۔

[1]

[Total: 5]

© UCLES 2013

Sentence transformation

For Examiner's Use

نیچے دیئے گئے خط کشیدہ الفاظ کو اس طرح بدلیں کہ جملہ کا مفہوم اُلٹ ہوجائے۔

مثال: کالی ساڑھی پر موتیوں کا کام بہت خوش نما لگ رہا ہے۔
سفید ساڑھی پر موتیوں کا کام بہت بدنما لگ رہا ہے۔

6 برف جم جانے سے سردی بڑھ جاتی ہے۔

____

[1] ______________________________

7 تازہ کھانا خوش ذائقہ ہوتا ہے۔

____

[1] ______________________________

8 اُس کی خوش اخلاقی کی وجہ سے لوگ اُسکے گرویدہ ہوجاتے ہیں۔

____

[1] ______________________________

9 انسان کی کاہلی اُس کی ناکامی کا سبب بن جاتی ہے۔

____

[1] ______________________________

10 دوست کے غلط کاموں پر اُسکی ہمت افزائی کرنا دشمنی کی نشانی ہے۔

____

[1] ______________________________

[Total: 5]

© UCLES 2013

Cloze Passage

For Examiner's Use

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیئے گئے ہیں۔

سوال نمبر 11 سے 15 تک ہر خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چُن کر نیچے دی گئی لائنوں پر لکھیں۔

صبح سویرے باغ کی سیر صحت کے لیے بیحد مفید سمجھی جاتی ہے۔ ____[11]____ میں آلودگی کم اور ____[12]____ کا احساس زیادہ ہوتا ہے۔ سرسبز گھاس اور خوش نما پھول پودے ____[13]____ کو راحت بخشتے ہیں۔ لیکن آج کے مصروف ____[14]____ میں یہ ____[15]____ کم ہوتا جا رہا ہے۔

دن ۔ دَور ۔ عادت ۔ رجحان ۔ نگاہوں ۔ آنکھیں ۔ موسم ۔ فِضا۔
تازگی ۔ خوشگوار ۔ رونق ۔ طور طریقے ۔ ہوائیں ۔ گہما گہمی ۔ کانوں

[1] ______________________________ 11

[1] ______________________________ 12

[1] ______________________________ 13

[1] ______________________________ 14

[1] ______________________________ 15

[Total: 5]

PART 2: Summary

For Examiner's Use

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد دیئے گئے اشاروں کی مدد سے 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

چودھویں سے سولھویں صدی کے درمیان لکڑی سے بنائی گئی ریل کے آثار جرمنی میں پائے جاتے ہیں۔ اِسے موٹے رسّوں سے جکڑ کر انسان یا جانور کھینچا کرتے تھے۔ اِسکی پٹری پتھروں کو تراش کر بنائی گئی تھی۔

برطانیہ میں ریل سولھویں صدی میں وجود میں آئی۔ اِسکی ضرورت کوئلے کی کانوں سے شروع ہوئی۔ یہ کوئلے کو کانوں سے کشتیوں تک پہنچانے کے لیے استعمال ہوتی تھی۔ اس طرح کوئلے کی فراہمی دوسرے شہروں میں ممکن ہوئی۔ جوں جوں سائنس نے ترقی کی اِسکی پٹری پتھر سے تبدیل ہوکر لوہے کی بن گئی اور ساتھ ہی ساتھ اِسکی لمبائی میں بھی اضافہ ہوگیا۔ نہ صرف کوئلوں بلکہ لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے میں بھی استعمال ہونے لگی۔ پہلی پبلک ریلوے سرے (Surrey) کے علاقے میں چلی جسے گھوڑے کھینچتے تھے۔

بھاپ سے چلنے والے پہلے انجن نے بالٹی مور میں 21 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا جو رفتہ رفتہ 219 کلومیٹر ہوگیا۔ اسکے باوجود لوگوں کو لمبے سفر کے لیے کئی ٹرینیں بدلنے کی ضرورت پڑتی تھی۔

چند سالوں بعد بجلی سے چلنے والی ٹرین ایجاد ہوئی جو 6 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی تھی۔ لندن اور نیو یارک میں اِسے مزید فروغ ملا اور ٹرام کا استعمال عام ہوگیا۔ اُس زمانے میں یہ سفر کا واحد ذریعہ تھا جو عرصہ دراز تک رائج رہا۔ پھر بسیں اور کاریں وجود میں آئیں۔ شہروں کی ترقی کے ساتھ سڑکوں کا جال بچھنے سے ٹرام کی مقبولیت کم ہوگئی اور بسوں اور کاروں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا۔

ایک شہر سے دوسرے شہر سفر کرنے کے لیے ٹرینیں آج بھی مقبول ہیں۔ موجودہ دور میں ٹرین کی رفتار 100 میل فی گھنٹہ سے بھی تجاوز کر رہی ہے۔ لمبا سفر نہ صرف جلد کٹ جاتا ہے بلکہ آرام دہ بھی ہوتا ہے۔ پٹری پر راستہ صاف ملنے کی بنا پر جابجا ٹریفک کا ہجوم اور لال بتیوں کی روکاوٹیں نہیں ملتیں۔ کوچ اور کاروں کے لمبے اور تھکادینے والے سفر سے بھی نجات ملتی ہے۔ ٹرین کا ایک اور فائدہ یہ بھی ہے کہ بسوں اور کاروں کے مقابلے میں کئی سو افراد سامان سمیت اکھٹے سفر کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں بسوں اور کاروں کے کم استعمال سے ماحول پٹرول اور ڈیزل کی آلودگی سے محفوظ رہتا ہے۔

16 دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشاروں کی مدد سے تقریباً سو الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو، اپنے الفاظ میں لکھیے ۔

For Examiner's Use

(a) آغاز

(b) ابتدائی استعمال

(c) بجلی کی ریل

(d) موجودہ سہولیات

(e) آلودگی

[Total: 10]

PART 3: Comprehension

For Examiner's Use

Passage A

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ایک غریب گھرانے میں پیدا ہونے کے باوجود اپنی صلاحیتوں کی بناء پر اکبر کے نورتنوں میں شامل ہونیوالے ایک رتن ملاّ دو پیازہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے والد ایک سکول میں اُستاد تھے۔ تنخواہ معمولی تھی اور گزارہ مشکل سے ہوتا تھا۔ بچپن سے ذہین اور پڑھائی لکھائی کے شوقین تھے۔ کتابیں خریدنے کی اِستطاعت نہ تھی لہٰذہ کسی امیر آدمی کے گھر کوئی بھی چھوٹی موٹی ملازمت کر لیتے تاکہ وہاں موجود کتابوں سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ اِن مشکل حالات میں بھی انہوں نے اپنی ذہانت اور لگن سے فارسی، عربی، فلسفہ اور علمِ جفر میں مہارت حاصل کی اور اکبر کے دربار میں قسمت آزمانے چل پڑے۔

دربار میں رسائی آسان نہ تھی۔ کسی فن میں یکتا ہونے کے ساتھ ایسے اعلیٰ عہدیدار کی سفارش کی ضرورت تھی جسے اکبر کا قرب حاصل ہو۔ دربار میں تو جگہ نہ ملی لیکن شاہی مرغی خانے کی نگرانی پر معمور کر دیئے گئے۔ اپنے علم اور صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے ایسی معمولی نوکری پر بہت دلبرداشتہ ہوئے لیکن قبول کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ مرغی خانے کو ایک نئی شکل دینے کے ساتھ انہوں نے گوشت اور پیاز سے بنائی جانے والی ایک ڈِش دوپیازہ ایجاد کی جو اتنی مقبول ہوئی کہ انکا نام ہی ملاّ دوپیازہ پڑ گیا۔ اکبر نے خوش ہو کر انہیں شاہی کُتب خانے کا نِگراں بنا دیا۔ اِس دفعہ بھی ملاّ دوپیازہ نے صبر و شکر سے کام لیا اور اپنی محنت و لگن سے کتب خانے کو چار چاند لگا دیئے۔

کتب خانے کے معائنہ پر اکبر کو یہ دیکھ کر حیرت اور خوشی ہوئی کہ شاہی خزانے سے بغیر کسی پیسے کا مطالبہ کئے تمام کتابیں ریشم، اطلس و کمخواب سے ڈھکی ہوئی بڑی ترتیب اور قرینے سے سجی ہوئی تھیں۔ اکبر کے استفسار پر ملاّ نے بتایا کہ ریشم و کمخواب ان تھیلیوں سے لیا گیا تھا جن میں رعایا اپنی درخواستیں اکبر کے حضور پیش کرتی تھی اور جنہیں بیکار سمجھ کر ایک طرف ڈالدیا جاتا تھا۔

اکبر اُنکی صلاحیتوں سے بہت متاثر ہوا اور اُنہیں اپنے نورتنوں میں شامل کر لیا۔ اپنے صبر و استقلال، محنت و لگن کے بل بوتے پر ملاّ نے وہ مقام حاصل کر ہی لیا جسکی تلاش میں وہ آگرہ پہنچے تھے۔

For Examiner's Use

اب نیچے دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

17 ملاّ دوپیازہ کی اکبر کے دربار میں کیا حیثیت تھی؟

______________________________ [1]

18 تعلیم حاصل کرنے کا شوق ملاّ نے کس طرح پورا کیا اور کن علوم میں ماہر سمجھے جاتے تھے؟

____

____

______________________________ [3]

19 اکبر کے دربار میں شمولیت کی کیا شرائط تھیں؟

____

______________________________ [2]

20 ملاّ دوپیازہ کی دربار میں پہلی نوکری کیا تھی؟ ان کا اُس پر ردِّ عمل اور اس ردِّ عمل کی وجہ بیان کیجیے

____

____

______________________________ [3]

21 وہ ملاّ دوپیازہ کے نام سے کیوں جانے جاتے تھے؟

______________________________ [1]

22 کُتب خانے کے معائنہ پر اکبر کو کِن باتوں نے متاثر کیا؟ تین باتوں کا ذکر کیجیے۔

____

____

______________________________ [3]

23 آخری پیراگراف میں ملاّ کی کِن صلاحیتوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

____

______________________________ [2]

[Total: 15]

Passage B

For Examiner's Use

درج ذیل عبارت کو پڑھیئے پھر دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیئے ۔

جسامت کے لحاظ سے سب سے بڑا جانور ہونے کی وجہ سے ہاتھی کو رہنے کے لیے زیادہ جگہ درکار ہوتی ہے۔ جیسے جیسے انسانی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے زراعت کے لیے جنگلات کی کٹائی اور ترقیاتی کاموں کے لیے عمارتوں کی تعمیر کے باعث ہاتھیوں کے لیے جگہ کم پڑ رہی ہے۔ اسی لیے وہ آسانی سے گولیوں کا نشانہ بن جاتے ہیں یا پھر اُنہیں زہر دے کر مار دیا جاتا ہے۔

ہاتھی کے دانت تقریباً 3 میٹر لمبے ہوتے ہیں۔ اِنہیں زیور اور فرنیچر بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ افریقی قبیلے اِنہیں کھانے میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ شکار کئے جانے کی وجہ سے ہاتھیوں کی تعداد چھ لاکھ سے گر کر صرف 1 لاکھ رہ گئی ہے۔ ہاتھیوں کو چڑیا گھر میں رکھنے اور سرکس میں استعمال ہونے سے بچانے کے لیے کئی تنظیمیں مہم چلا رہی ہیں۔ اِن کے مطابق جانوروں کو سدھانے کے لیے ظالمانہ طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ نہ صرف اِنہیں مارا پیٹا جاتا ہے بلکہ زنجیروں میں جکڑ کر مختصر سی جگہوں پر قید کیا جاتا ہے اور اکثر کھانے پینے سے محروم رکھا جاتا ہے۔

سائنس دانوں کا ماننا ہے کہ ہاتھی کے جذبات و احساسات انسانوں سے کافی ملتے جلتے ہیں۔ ہاتھیوں کے گروپ میں سے شکار ہونے والے ہاتھی کی کمی شدت سے محسوس کی جاتی ہے اور اِن کی موت پر غم و غصے کا اظہار کیا جاتا ہے۔

ہاتھی زیادہ تر افریقہ اور ایشیا میں پائے جاتے ہیں۔ ایشیائی ہاتھی چین اور انڈیا تک پائے جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ تعداد انڈیا میں پائی جاتی ہے۔ یہاں ہاتھی سواری اور جنگلات سے لکڑیاں لانے لیجانے کے کاموں کے لیے سدھائے جاتے ہیں۔

ہاتھیوں کی دو قسمیں ہیں۔ سوانا اور فاریسٹ۔ سوانا ہاتھی زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اِن کی خاصیت ایسی جھاڑیوں کو تباہ کرنا ہے جو گھاس اُگنے سے روکتی ہیں۔ فاریسٹ ہاتھی قدرت کے نظام کو آگے چلانے میں مدد دیتے ہیں۔ کچھ بیجوں کے سخت چھلکے توڑنا صرف اِنہی کے بس کی بات ہے۔ یہ ان کے بیج اِس طرح بکھیرتے ہیں کہ اردگرد ان سے مزید درخت اُگ سکتے ہیں۔

For Examiner's Use

اب نیچے دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

24 ہاتھی کیوں مارے جا رہے ہیں؟ تین وجوہات لکھیے۔

[3]

25 ہاتھیوں کے پکڑے جانے کے خلاف مہم چلانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ تفصیل سے لکھیے۔

[4]

26 عبارت کے مطابق ہاتھی انسانوں سے کس طرح مشابہہ ہیں؟

[2]

27 انڈیا میں ہاتھیوں کو کِن کاموں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے؟

[2]

28 ہاتھیوں کی کون سی اقسام ہیں اور سب سے زیادہ تعداد میں کہاں پائے جاتے ہیں؟

[2]

29 قدرت کے نظام میں ہاتھی کیا کردار ادا کرتے ہیں؟

[2]

[Total: 15]

© UCLES 2013

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2013